قیمت سالانہ تین روپیہ

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۳ مئی سنہ ۱۹۱۸ع | نمبر ۱۸

## گلدستہ اخبار

مغربی محاذ پر ہمارے اتحادیوں کی فتح ہو جرمن کا سخت نقصان

اٹلی کے وینشیانی میدانوں میں سخت سردی ہے

آسٹروی حملہ میں ابھی بہت وقفہ ہے

سردیس کے وایٹ گارڈوں اور ریڈ گارڈوں کے درمیان جنگ ہو رہا ہے۔

امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی نے جوانوں کے تماکو نوشی کے خلاف قانون پاس ہو جانے پر امرتسر ٹمپرنس ہال میں اظہار مسرت کا جلسہ کیا۔

موضع سیکھی ضلع گوجرانوالہ کے باشندوں کی بدچلنی کے سبب سے دو سال کے لئے تعزیری پولیس ان پر مقرر کی گئی ہے۔

ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ہندوستان سے تمام غیر ضروری سفر کے لئے جو انگلستان کو کیا جاتا ہے پاسپورٹ بند کئے گئے ہیں

سلطنت متحدہ برطانیہ میں سوائے قومی فلاحیت یا کسی خاص وجہ سے بحری سفر کرنے والوں کے کسی کو پاسپورٹ دیا نہیں جاسکتا۔

سیلون گورنمنٹ نے کولمبو کے جرمن کلب کی عمارت ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ پر خرید لی ہے

ہفتہ مختتمہ ۱۳ اپریل دہلی میں ۱۹۹ پیدایش اور ۳۱۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲۰ اپریل میں سادرن پنجاب ریلوے کی آمدنی بڑی لائن پر ۱۹۲۷۰۰ روپیہ تھی

سرا ولپنڈی میں ۷ ۱/۴ لاہور ۸ ۱/۲ سیر انبالہ ۸ ۳/۴ سیر فی روپیہ گندم کا نرخ ہے۔

لائلپور میں ۹ سیر اور فیروزپور میں ۹ ۱/۲ سیر فی روپیہ گیہوں کا نرخ ہے۔

یکم اپریل سے ۲۰ اپریل تک ۲۰۷۹۴۳۱ پونڈ کونسل بل کے ذریعہ ہوم ٹریژری میں بھیجا گیا۔

مسز اینی بیسنٹ مسٹر تلک اور آنریبل جناح نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ ہندوستان کو اب ایک ماتحت ملک کی بجائے سلطنت کا حصہ دار بنانا چاہیئے۔

معلوم نہیں کہ ہوم رول پارٹی کے اس اعلان کا اثر گورنمنٹ عالیہ پر کیا پڑیگا۔

پنجاب کونسل کے تازہ اجلاس میں ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے لازمی تعلیم کا مسودہ پیش کیا

اس مسودہ کا مطلب یہ ہے کہ مقامی حکام اپنے زیر نگرانی علاقوں میں ابتدائی تعلیم لازمی کرسکیں

آنریبل سردار گجن سنگھ اور آنریبل راے بہادر رام سرن داس نے اس کے متعلق تقریریں کیں۔

بعدہ یہ مسودہ بڑے غور و خوض کے لئے ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

مسز اینی بیسنٹ کوشش کر رہی ہے کہ ہندی کو ہندوستان کی قومی زبان بنادے

سرکاری طور پر مشتہر کردیا گیا ہے کہ آیندہ یہ خبر شایع نہ ہوگی کہ جہازات ڈاک بمبئی میں کس تاریخ کو بندرگاہ پر لنگر کرینگے

# تار برقیات

### دشمن کی ناکامیابی

حد دسری سئی کو جس قدر خبریں موصول ہوئی ہیں وہ سب اتحادیوں کے حق میں نہایت مفید اور دل خوش کن اور پر توقع ہیں جن میں دشمن نے شکست پر شکست کھائی اور سخت نقصان برداشت کر کے پیچھے ہٹ گیا سو دشمن کا یہ دوسرا جارحانہ حملہ بھی جو اُس نے از سر نو بڑی تیاری کے بعد کیا تھا ناکام ثابت ہوا چنانچہ۔

لنڈن ۲۹ اپریل کا تار مظہر ہے کہ دشمن کی پیادہ فوج نے اُس محاذ پر حملہ کیا جو دو میل کے شمال سے قریباً میرن تک وسیع ہے۔ یہ ایسی صورت میں کیا گیا تھا جیسے کہ بچھو کے ڈنگ دونوں طرف سے آگے کو مڑے اور رستے کو گھیرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اس حملہ کا بھی مدعا یہی تھا کہ اس پہاڑی سلسلہ کو گھیر کر اپنے قبضہ میں لے لیا جائے جو مونٹ کیمس کی جانب کو ہے۔ اس محاذ کے مرکز پر فرانسیسی اور جناحین پر ہماری فوجیں تھیں۔ مگر دشمن نے بڑھ جانے کی جو کوشش کی اس میں وہ ایسا ناکام رہا کہ آخر کار اُسکو کچل ڈالنے والے طریقہ پر از سر نو عود کرنا پڑا۔ مگر نتیجہ ہمارے حسب خاطر رہا۔ آج سہ پہر تک بارا لیہ جاری رہا۔ پیادہ فوج کا حملہ صبح کے ۵ بجے شروع ہوا اور شیرنبرگ کی طرف بڑھ جانے کی دشمن نے کوشش کی۔ یہ حملہ پہلے تو بخوبی روکا گیا صبح کے وقت جنگ دو میل کے اور پار تک وسیع رہا۔ گو اگرچہ بیرس پر حملہ نہیں کیا گیا تھا اس لئے گولہ باری کی زد وہاں تک پہنچی رہی بلجیموں پر جو دشمن نے حملہ کیا وہ سب پار کر دیا گیا۔ جنگی محاذ پر ہر جگہ دشمن کو سخت سزا دی جا رہی ہے جو ڈویژن پر ڈویژن اندھا دھند قربان کرنے کے لئے جنگ میں دھکیلے جا رہا ہے اور کسی نتیجہ پر بھی نہ پہنچنے کے لئے جانیں برباد کر رہا ہے۔

جب جرمنوں نے یہ دیکھا کہ نزدیک عقرب کی صورت میں حملہ کرنے سے اُس کو کچھ بھی کامیابی نہیں ہوتی تو اُس نے اُس میں تبدیلی پیدا کر دی۔ اور شیرنبرگ اور مونٹ روج پر زیادہ سیدھے ہو کر حملہ کیا۔ جرمن اس وقت اپنے توپخانوں کی بڑی بھاری طاقت کا استعمال کر رہے ہیں مگر ہماری اور جو فرانسیسی فوجیں مقیم ہیں وہ اپنے پیچھے کی توپوں سے اور ہم اپنی کامل توپوں سے خوب جواب دے رہے ہیں آسمان ہوائی جہازوں سے بھرا پڑا ہے جو مشاہدہ کی غرض سے اوپر چڑھے ہوئے ہیں۔ یہ بخوبی ظاہر اور باہر ہے کہ جب اس دن کی لڑائی کا پورا حال معلوم ہوگا تو وہ فرانسیسی اور ہمارے فوجوں کے حق میں ہوگا۔ یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ یہ ایسا حملہ ہے جو سات آٹھ گھنٹوں سے ہو رہا جاری ہے اور دشمن کو آگے بڑھنے کا موقعہ اب تک نہیں ملا تو یہ کہدینا قبل از وقت نہ ہوگا کہ دشمن کا یہ حملہ بھی بے سود ٹھہرا۔ جرمن لشکر سورج غروب ہوتے ہوتے ہزاروں کی تعداد میں کمزور ہو جائیگا کیونکہ وہ سارا دن کھلے میدان میں لڑ رہے ہیں۔ جبکہ فرانسیسیوں اور انگریزوں نے اپنے تیار شدہ مدافعانہ مورچوں کو کہیں بھی ہاتھ سے نکلنا نے نہیں دیا۔

### دشمن کامل طور پر شکست ہو گیا۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ کارسپانڈنٹوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اگرچہ دشمن نے پہاڑیوں کے سلسلہ کو قبضہ میں لے لینے کی سر توڑ کوشش کی تو بھی اس نے اس حملہ میں خوفناک نقصانات کے ساتھ شکست کھائی۔ اور اتحادی جرمنوں کو رد کئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے مونٹ کیمل پہاڑ کا قبضہ معرض خطر میں ہے غالباً ان کے تیرہ ڈویژن پیرس کے مشرق سے جنوب تک جنگ میں مشغول تھے۔ اور شمال کی جانب دو ڈویژن اور ہیں۔ اور دونوں جانب توپخانوں کی آتشباری ایسی سخت اور خوفناک ہے۔ اور ایسی بلا ترقیف ہے کہ اس جنگ میں قبل ازیں کبھی وقوع میں نہیں آئی۔ ہماری طرف سے کامیاب مدافعت دشمن کے حق میں ایسی خونریز تھی کہ ایسا کبھی اُس کے ظہور میں نہ آیا تھا کیونکہ جرمن بے شمار فوج کے ساتھ حملہ پر حملہ کرتے رہے تھے جو ہمارے توپخانہ اور پیادہ فوج کی آتشباری سے خاک و خون میں ملا دیئے جاتے رہے۔ جرمنوں نے اقرار کے روز بہت ہی سخت نقصان برداشت کیا جبکہ فوجیں ایک جگہ جمع تھیں۔ اور بندوقوں اور توپوں کی آتش سے جل بھن گئے بلکہ اُن کی فوجوں کی قطاروں کی قطاریں گھاس کی طرح کاٹ ڈالی گئیں اور انگریزی فوجیں بازوؤں پر اور فرانسیسی فوجیں مرکز میں خوب جمی رہیں اور ذرہ ابھی آگے جنبش نہ ہوئی

لنڈن ۳۰ اپریل۔ کونسٹینٹن رویسکے وائٹ کار میں نے ریبورگ کو جو ریڈ کارٹوس کا آخری مضبوط قلعہ تھا فتح کر لیا۔ اور قریباً تمام مدافعین قتل ہو گئے کریمیا میں جو لیبرل اتھیس ہیں وہ اس بات کے حق میں ہیں کہ سبسٹپول کا شہر اور بندرگاہ بلا کسی قسم کی مخالفت کے حوالہ کر دیا جائے۔



# اڈیٹوریل نوٹس

## دُنیا جنگ سے کیا سیکھ رہی ہے؟

دنیا کی ہستی کا زمانہ اُس کی تعلیم کا زمانہ ہے اور جو انقلابات دنیا میں آج تک واقعہ ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ ہم کو بتاتی ہے کہ دنیا نے ہمیشہ اُن سے نیا سبق سیکھا اور ایک نئی حالت کو پہونچ گئی ہے۔ یہ جنگ ختم ہو جائے گی اور دنیا نیا سبق سیکھ کر نئے معراج کو پہونچ جائے گی۔ دنیا اپنے نئے اور بہتر تجربات کے اندر سے ہو گذر رہی ہے۔ اور ایسا سبق سیکھ رہی ہے جس کو شاید وہ کبھی نہ بھولیگی۔ دنیا اس وقت سے اس وقت اس جنگ سے صلح اور امن کے نئے معنی اور قیمت سیکھ رہی ہے اور امن کی قدر جان رہی ہے کسی کا یہ مقولہ اس وقت دنیا پر کیسا صادق آرہا ہے کہ۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبت گرفتار آید۔ تین برسوں کا عرصہ گذرتا ہے کہ بعض فیلسوفوں اور مدبروں کی یہ کوشش تھی کہ بین الاقوامی تنازعات کا فیصلہ جنگ سے نہیں بلکہ کسی اور بہتر طریقہ سے ہو جائے۔ لیکن مدبران اُن کی کوششوں کو محض دل بہلاؤ اور تفریح طبع سمجھتے رہے ہیں۔ اور اُن کی طرف سے بالکل بے پرواہ اور مستغنی رہے۔ مگر آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انگلستان فرانس روس اور اٹلی اور امریکہ کے بڑے بڑے نکتہ رس اور معاملہ سنج مدبر بڑی سرگرمی اور جانفشانی کے ساتھ کسی ایسے اعلےٰ اور مفید طریق کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں کہ نہ صرف اسی وقت کے لئے بلکہ ہمیشہ کے لئے تلوار کا زور ٹوٹ جائے اور وہ زمانہ آجائے جبکہ دنیا تلواروں کو توڑ کر ہل کے پھالے اور نیزوں سے درانتی بناڈالیں۔ دنیا اس وقت قومی راستبازی اور انصاف کی قدر۔ اور معاہدوں کی اہمیت اور سنجیدگی قوانین کی نفاست اور استفادہ۔ غیر جانبدار اور معصوم رعایا کے حقوق کے سبق سیکھ رہی ہے۔ اور اپنے اس فرض کو محسوس کر رہی ہے۔ کہ جیساکہ ہم چاہتے ہیں کہ اور قومیں ہمارے ساتھ کریں ویسا ہی ہم اُن کے ساتھ بھی کریں۔ دنیا اس وقت لفظ "جمہوری سلطنت" کے نئے معنی اور نئے مفہوم کا احساس کر رہی ہے۔ وہ سیکھ رہی ہے کہ جیسے بڑی بڑی قوموں اور سلطنتوں کا حق ہے ویسا ہی چھوٹی قوموں اور سلطنتوں کا بھی حق ہے کہ وہ آزادگی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں۔ اور تہذیب اور امن سے رہیں۔ اپنا اپنا انتظام وہ بھی خود کریں۔ اور ہر نیک امر میں وسعت کے ساتھ ترقی کرتے جائیں یہی وجہ ہے کہ مہذب دنیا آج باہم کشمکش اور جنگ و جدل میں مستغرق ہے۔ دنیا اس جنگ میں اُس بیش بہا خزانہ کو حاصل کرنے کی سعی کر رہی ہے۔ جو اُس کو قبل ازیں میسّر نہ تھا یعنی بنی نوع انسان کے باہمی حقوق کیا ہیں۔ اور وہ وقت بہت جلد آرہا ہے جبکہ دنیا اپنے منزل مقصود کو پہونچ جائے گی۔ اور وہ سلطنت دنیا پر قائم ہو جائے گی جس میں راستبازی ہمیشہ بستی رہیگی مگر اپنے اس مطمح نظر کو حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ وہ پہلے آگ کا بپتسمہ پائے اور پارہی ہے تاکہ ایک بے داغ اور ایسی زندگی بسر کرے جو نہایت مفید اور خدا کے پسندیدہ ہو۔

---

رات بہت گذر گئی اور دن نکلنے والا ہے۔ } زمانہ پلٹا کھا رہا ہے پرانا زمانہ گذرہ اور نیا آرہا ہے ایسے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ "رات بہت گذرگئی اور دن . . . نکلنے والا ہے"۔ موجودہ جنگ۔ اپنے تمام خوفناک اور لرزا دینے والے واقعات کے ساتھ خب بلند آثابت ہو رہا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اس تاریکی کے اندر کہیں کہیں نور کی کرنیں بھی اپنی چمک دکھا رہی ہیں۔ جن مصائب کے اندر سے دنیا گذر رہی ہے اُن کی بنیاد اُس تہذیب پر پڑی ہوئی ہے جس کا انحصار اُس تبدیل ہوتے ہوئے زمانہ پر ہے۔ جو اگرچہ دینداری کی صورت تو رکھتا ہے مگر پھر بھی کسی اعلیٰ اصول تک اس کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ مگر افرادی۔ خودغرضی اور ذاتی فوائد پر اُس کا عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اور وہ اصول اس حقیقی اور زندگی بخش اور قوت رساں اصول کے مقابل میں ہے کہ "تم سب بھائی ہو"۔ جس کا ذکر انجیل جلیل میں پایا جاتا ہے۔ جنگ سے پہلے یہ قیاس عام تھا۔ کہ بنی نوع انسان کی بہترین مساعی اپنے ہی لئے ہیں۔ مگر جنگ۔ کے اندر ایسی روحانی طاقت اپنا اثر اور عمل کرتی ہوئی نظر آتی ہے جو جنگ سے پہلے کے مسبوق الذکر اصول کے خلاف نمائی دیتی ہے۔ جس کو ہم جنگ کے تاریک بادلوں کے درمیان روشن اور صاف نور کی کرنوں سے مشابہت دے سکتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "رات بہت گذر گئی اور دن نکلنے والا ہے"۔ میدان جنگ میں ہزاروں اور لاکھوں ایسے آدمی موجود ہیں جو دوسروں کی بہتری اور فائدہ کی غرض سے اپنا مال و جان بڑی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے قربان کر رہے ہیں۔ یعنی اپنے بادشاہ اپنے ملک اور اپنے بھائیوں کے لئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ قربانیاں بھی ایک حد تک ذاتی فوائد اور غرض سے کی جاتی ہوں۔ تو بھی اُن کو اعلےٰ قسم کی خودغرضی اور ذاتی فوائد کے مستحسن نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ یعنی مجموعی اور کل کے فائدہ کے لئے۔ یہ جنگ دو بالمقابل اور متضاد طاقتوں کے درمیان ہو رہی ہے۔ جن میں سے

ایک تو ترقی کرنے والی اور آزادی کی حمایت کرنیوالی ہے اور دوسری طاقت تنزل کرنے والی جابرانہ اور فتوحات کی پیاسی ہے۔ ایک طاقت مسیحی طبیعت و رنیت کی نمائندہ ہے۔ اور دوسری خلاف مسیحیت کی طبیعت اور روح کو ظاہر کرتی ہے۔ جہاں اس جنگ نے دنیا کو حیرت اور خطرات اور پریشانی کے ہولناک ورطہ میں ڈالدیا ہے۔ وہاں لاکھوں مردوں اور عورتوں کے دلوں میں سیاسی اور مذہبی اور معاشرتی آرزوؤں اور اُمیدوں کی روح پھونک اور یقین کا جوش پیدا کر دیا ہے۔ یہ دونوں طاقتیں ابھی تک دوش بدوش رہی ہیں۔ مگر اب اُن کا دوش بدوش رہنا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا اپنی اُس حالت کو پہنچ چکی ہے جس پر آکر اُس نے ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونا ہے اور دنیا اُس وقت اپنی اُس نئی حالت کے درجہ کو پہنچ جائیگی جبکہ یہ جنگ اپنے اُس مدعا کو پورا کر کے ختم ہو جائیگا۔

---

## این۔ ایم۔ ایس کا سالانہ مینا بازار کا کنسرٹ

معاصر قاصد لاہور کے ۸ اپریل کے پرچہ میں این ایم ایس کا سالانہ مینا بازار کنسرٹ کی مختصر سی رپورٹ پڑھ چکے جہاں سوسائٹی کو کثیر مالی خسارہ اٹھانا پڑا کے فقرہ نے ہمارے دل میں قدرے افسوس کا احساس پیدا کر دیا وہاں اس عبارت کے پڑھنے سے دل خوشی کے مارے بلیوں اچھل پڑا اور منہ سے بے تحاشہ یہ فقرہ نکل گیا کہ مرحبا جزاک اللہ فی الدارین خیر۔ وہ عبارت جس نے ہمیں یہ مختصر نوٹ لکھنے پر نہ صرف آمادہ ہی بلکہ مجبور کیا ہے یہ ہے۔

"اس مرتبہ کا کنسرٹ ہمارے خیال میں پہلے کی نسبت بہت اچھا ہوا جس سے ظاہر ہے کہ پہلے اچھا اور دل پسند تھا۔ اور بات بھی ٹھیک ہے، کہ کانسرٹ اکثر مادیات کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے گیتوں میں سے عموماً مجانبات کی بو آیا کرتی ہے۔ جو ایک مہذب اور متدین مذہب والے کی طبیعت کے سراسر خلاف اور مضر ہوتی ہے لیکن پسندیدگی کی وجہ مشرح یوں وہاں بیان ہوئی ہے۔ شروع سے لے کر آخر تک مذہبی رنگ میں رنگا ہوا تھا اور جو اس اعلےٰ مقصد کے حسب حال بھی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی منتظمان کانسرٹ اس امر کا خاص خیال رکھیں گے کہ کونسرٹ حتی المقدور دنیاویات سے مبرا اور منزا رہے۔"

ایک عام مقولہ ہے اور تجربہ اور مشاہدہ سے درست ثابت ہوا ہے کہ جس کام کا انجام اچھا وہ کام اچھا۔ ہماری دانست میں یہ ہمارے اُس نوٹ کا اثر ہے جو ہم نے گذشتہ سال لودیانہ کلیسیا کے کانسرٹ پر لکھا تھا۔ امید ہے کہ امسال لودیانہ کلیسیا کا کانسرٹ بھی شروع سے آخر تک مذہبی رنگ میں رنگا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی دیگر کلیسیاؤں کے کانسرٹ بھی +

---

## موجودہ جنگ کا خاتمہ کب ہوگا؟

معاصر اخبار عام ٹائمز آف انڈیا سے ناقل ہے۔ کہ یہ جنگ اس سال کے اختتام تک غالباً جاری رہیگی۔ یا اُس وقت ختم ہوگی جب جرمن فوجیں اس سال کے اختتام پر ختم ہو جائینگی اس جنگ میں اکثر زمینوں کو خالی کر دینا پڑیگا۔ اور دونوں فریقوں کو سخت نقصان بھی اُٹھانے پڑینگے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ زیادہ نقصان حملہ آوروں کا ہوگا۔ سینکڑوں آدمی مارے جائینگے اور گرفتار ہونگے۔ اور توپوں پر دشمن کا قبضہ بھی ہو جائیگا لیکن ان چیزوں کا کوئی اثر ہمارے جنگی ارادہ پر نہیں پڑیگا۔

---

## دیسی اشیا کا استعمال

جنگ سے پیشتر جبکہ تقریباً تمام مصنوعی اور ساختہ اشیا یورپ سے بالخصوص جرمن سے آیا کرتی تھیں۔ کسی نے ہندوستان میں یہاں کی دیسی اشیاء کے عام استعمال کی طرف بہت کم توجہ دی تھی۔ لیکن اب جبکہ جنگ کی وجہ سے اشیاء کی درآمد میں بڑی قلت واقعہ ہو رہی ہے۔ اور ہر چیز بہت ہی گراں ہے تو دیسی اشیاء کے استعمال کی جانب خیال منعطف ہو گئے ہیں دیگر اشیاء کے درمیان ادویات بھی شامل ہیں۔ جو اکثر یورپ سے چلکر آیا کرتی تھیں۔ ادویات اور دیگر طبی ضروریات کو مخصوص کر کے ہندوستان کے میڈیکل مشنری صاحبان کے درمیان ان کے سہ ماہی رسالہ میں دیسی چیزوں کو بطور دوائی کے استعمال کرنے پر بحث ہو رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب کا ایک مشنری کہتا ہے کہ وہ مچھلی کے تیل کی بجائے السی کا تیل برتتا ہے اور جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اور کہ جب مچھلی کا تیل اپنی اصلی قیمت پر بھی آجائے گا تو بھی وہ اس السی کے تیل ہی کو استعمال کرتا رہیگا۔ جو مشنری اور دیگر لوگ گائے رکھتے ہیں انہیں وہ مشورہ دیتا ہے کہ السی کا تیل گھر ہی نکلوائیں کھل گائیوں کو دیں۔ اور تیل دوائی میں اور دیگر مطالب میں استعمال کریں۔ کیونکہ اس کا خیال ہے اس کی کھل سے دودھ عمدہ اور زیادہ ہوتا ہے۔ گجرات کا ایک مشنری بنولوں کے تیل کو مچھلی کے تیل (کاڈ لیور آئل) کی بجائے کام میں لاتا ہے اور گھی کی بجائے بھی عام طور پر پکانے میں مستعمل ہو سکتا

ہے۔ میرے کا تیل جو ہر جگہ اور بہت سستا مل سکتا ہے۔ دھروں میں برتا جا سکتا ہے ایسے ہی اور بھی چیزیں جو یہاں ہی پیدا ہوتی ہیں عمدہ طور پر کارآمد ہو سکتی ہیں اور بہت سستی بھی پڑتی ہیں۔

---

## مسافر آگرہ کو جواب

ہمعصر مسافر آگرہ نے اپنے ۲۶ اپریل کے پرچے میں ایک نوٹ معنون ”حضرت عیسےٰ زمین پر کیوں اتریں گے؟“ میں ایک اسلامی حدیث بدیں مضمون نقل کی ہے کہ ”روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے ۔ ۔ ۔ ۔ البتہ قریب ہے جب اتریں گے عیسےٰ مریم کے بیٹے تم لوگوں میں اور حکم کریں گے موافق اس شریعت کے اور انصاف کریں گے توڑ ڈالیں گے صلیب اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ اور بہت دیں گے مال یہانتک کہ کوئی نہ لیگا۔ (اسلم)“ اس پر اڈیٹر صاحب خداوند مسیح کے مصلوب ہونے اور قبر سے زندہ ہو کر آسمان پر جانے اور پھر قیامت کے قریب آسمان سے اتر کر زمین پر آنے کی بابت مسیحی عقیدہ کا ذکر خصوصاً کرتے ہوئے ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عیسائی ہمعصر نورافشاں لودیانہ اس پر روشنی ڈالیگا کہ آیا عیسائی بھائی آنحضرت کے اس خیال سے متفق ہیں یا نہیں؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے عیسائی بھائی اس سے ہرگز متفق نہ ہونگے۔ کیونکہ حضرت محمد صاحب نے جو مقاصد حضرت عیسےٰ کے زمین پر اترنے کے بیان میں فرمائے ہیں وہ حضرت عیسےٰ کی شان سے بہت نیچے ہیں۔“ ہم اڈیٹر صاحب کے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ بیان خداوند مسیح کی ”شان سے“ نہ صرف بہت نیچے ہیں“ بلکہ آن کے کاموں اور تعلیم اور اس دنیا میں اپنے پہلی مرتبہ آنے کے مقصد اور معنی کے صریح خلاف اور آن کی شان کو ذلیل کرنے والے ہیں۔ انجیل شریف کو پڑھ کر جو قرآن سے پہلے ہے اور جس کو قرآن بھی کتاب اللہ تسلیم کرتا ہے۔ کوئی بھی شخص خواہ وہ مسیحی ہو خواہ غیر مسیحی اس حدیث (کہانی) کے بیان کے بطلان میں شک نہ کریگا

---

## پنجاب نے یورپ کے جنگ میں کتنے آدمی بھیجے ہیں؟

۲۷ ماہ اپریل کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے جو تقریر پنجاب کونسل میں فرمائی تھی۔ اس میں آپ نے بجا طور پر اپنے صوبہ کی قابل وقعت امداد جنگ پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سال کا عرصہ گذرا کہ میں نے فخر کے ساتھ کہا تھا کہ جب سے جنگ شروع ہوا ہے پنجاب نے ۱۲۴۰۰۰ آدمی مہیا کئے۔ یہ تعداد ۲½ سال کی ہے مگر گذشتہ سال ہم نے کیا کیا؟ ہم نے ۱۲۷۰۹۵ جنگی مرد فراہم کئے۔ یعنے گذشتہ ۲½ برسوں سے زیادہ آدمی۔ باقی تمام ہندوستان نے مشمولیت دیسی ریاستوں کے بارہ گنا سے زیادہ ہماری آبادی نے گذشتہ سال ۱۳۷۰۰۰ آدمی مہیا کئے۔ یعنے ہمارے حصہ کے قدر سے زیادہ۔ جب سے جنگ شروع ہوا ہے ہم نے ۲۵۴۰۰۰ آدمی مہیا کئے جو جنگ پر ہیں۔ ماسوائے قریب ۶۰۰۰۰ یا ۷۰۰۰۰ کے جو غیر جنگی مرد ہیں۔ اور اگرچہ یہ کوشش اس کوشش کے مقابلہ میں جو برطانیہ عظمے اور برطانوی نو آبادیاں کی ہے۔ جہاں قریباً ہر شخص جو جنگی عمر کا ہے اس وقت سپاہی بنا ہوا ہے یا دیگر مقاصد سے کام کر رہے ہیں۔ بہت معمولی ہے تو بھی یہ کوشش ہندوستان کے ایک ہی صوبے کے حق میں سچ مچ ریمارک کے قابل ہے ہمارے ¼ ملین جنگی مردوں کی تفصیل ذیل میں ملیے۔ شمالی پنجاب کے مسلمان ۹۸۰۰۰ یعنی ۵ء۱۰ فیصدی۔ جنوبی پنجاب کے مسلمان ۹۰۰۰ یعنی ۳ء۷۔ سکھ ۶۵۰۰۰ یا ۱۴ فیصدی۔ ہندو جٹ ۲۲۰۰۰ یا ۳ء۱۱۔ ہندو ڈوگرا ۱۸۰۰۰ یا ۹ فیصدی۔ ہندو دیگر راجپوت ۷۰۰۰ یا ۱۱ فیصدی۔ ہندو اہیر ۷۰۰۰ یا ۱۸ فیصدی ہندو گوجر ۵۰۰۰ یا ۶ فیصدی۔ ہندو برہمن خاص گوڑ برہمن ۴۰۰۰۔ مسیحی ۳۰۰۰ یا ۹ فیصدی۔ کشمیری ۱۰۰۰ دیگر قوم ۱۰۰۰۔ کل ۱۸۰۰۰ مسلمان۔ سکھ ۶۵۰۰۰ ہندو ۶۳۰۰۰ مسیحی ۳۰۰۰ دیگر اقوام ۱۰۰۰

---

## جنگی اعزاز یافتگان کی تعداد

ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارے جنگی آدمیوں نے کس قابلیت سے بہادریاں کیں وہ اس حقیقت سے ثابت ہے کہ انہوں نے میدان جنگ میں ۲۴۸ سے زیادہ تعداد میں فوجی اعزاز حاصل کیا یعنی تین کو وکٹوریہ کراس ملا یعنی جہلم اور راولپنڈی کے ۲ پنجابی مسلمانوں کو اور ایک کانگڑہ کے ڈوگرا کو۔ ۱۸ کو ملٹری کراس ۸۸ کو او بی آئی + ۳۲۵ کو آئی او ایم ۴۹۰ کو ڈی ایس ایم۔ ۹۸ کو ایم ایس ایم اور ۱۲۶ کو فارن آرڈرس اور میڈل ملے ان ۱۷۰۰ اعزازوں میں سے قریب نصف اعزاز سکھوں کو ملا۔ ۳۷۱ پنجابی مسلمانوں کو۔ ۳۳۴ دیگر مسلمانوں کو ۱۲۱ ڈوگروں کو ۱۱۵ جاٹوں کو ۲۵ راجپوتوں ۱۱ برہمنوں کو ۴ گوجروں کو ۶ اہیروں اور دیگر اعزاز ہندوؤں کو

ضلع لودیانہ والوں کو تعداد میں سب سے زیادہ بڑے بڑے اعزازی خطابات حاصل ہوئے یعنی ۴۲۰ کو جہلم ۱۳۶ راولپنڈی ۱۲۵۔ رہتک ۹۹

ہوشیار پور ۹۴ کانگڑہ ۸۶۵ امرتسر ۷۷ فیروزپور ۶۲ گجرات ۳۶ گوجرانوالہ ۴۷ دیسی ریاستوں میں سے پٹیالہ والوں کو ۹۸ نابھہ ۲۲ جیند ۱۹ یہ فوجی اعزاز ہیں جو افسروں اور سپاہیوں کو میدان جنگ میں ملا۔ ان کے علاوہ بہت سے خطابات خلعتیں۔ زمینیں اور سندات وغیرہ ان لوگوں کو عطا ہوئے جنہوں نے اپنا وقت اور اثرات کو کام میں لا کر جنگی کام میں مختلف طور پر امداد دی ہے۔

---

**جنگی قرضہ کا تخمینہ** } ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ گذشتہ سال کے جنگی قرضہ کے معاملہ میں پنجاب نے ان کو بھی اپنی امداد سے حیران کر دیا تھا۔ جو کہتے تھے کہ ہم پنجاب کی حب الوطنی کی طاقت سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جنگی قرضہ میں کل قریباً ۶ کروڑ روپیہ وصول ہوا۔ عام صیغہ میں صرف بمبئی اور بنگال ہی جس میں کہ کلکتہ بھی شامل ہے۔ ہم سے سبقت لے گئے۔ مگر پوسٹ آفس کے صیغہ قرضہ جنگ میں ہم صرف بمبئی سے دوسرے درجہ پر رہے۔ اور آور ڈے فنڈ میں پنجاب نے ۷ لاکھ روپیہ کے عطیات دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ امسال اس قسم کی کسی اور عام اپیل کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن اگر ضرورت پڑے گی تو مجھے امید ہے کہ پنجاب اپنا فرض ادا کرے گا۔

---

**سہارنپور کنونشن** } اپریل ۲۴ سے ۲۹ تک بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ تعداد حاضرین گذشتہ کنونشنوں کی بہ نسبت کہی جاتی تھی کہ کم ہے۔ حسب معمول عبادتیں اور درس ہوتے رہے۔ بولنے والوں میں پادری ویلٹی صاحب۔ پادری ٹامل ڈیوڈ اور سٹیل جونس صاحبان کے درس پر معنی زوردار اور موثر تھے۔ پادری ویلٹی صاحب ہر صبح ۸ بجے درس دیتے رہے۔ ان کا مضمون رویا تھا۔ جس میں آپ نے پہلے رویا کی ضرورت بیان کی پھر بتایا کہ رویا اب بھی ہوا کرتی ہے۔ اور ضرور ہونا چاہئے جب تک رویا نہ ہو کام میں کامیابی ناممکن ہے تجلی خدمت کے کام کی رویا بشارت کے کام سے پہلے ہونا لازم ہے۔ جب تک ہم اپنی حالت اور ان کی حالت کو رویا میں نہ دیکھیں جن کے درمیان ہم کام کرتے ہیں تب تک کام نہیں چل سکتا۔ دنیاوی کاموں میں بھی لوگوں نے اپنے کاموں کی رویا دیکھیں۔ اور اس رویا کے وہ فرمانبردار ہوئے اور ایسی کامیابی حاصل کی کہ انہوں نے دنیا میں بڑی بھاری اور مستقل تبدیلی پیدا کر دی۔ اور اس تبدیلی سے دنیا کو بڑا فائدہ ہوا اور ہو رہا ہے۔ مثلاً موجد سٹیم انجن جیمز واٹ کو کیتلی میں پانی کے ابلتے ہوئے دیکھنے کے وقت رویا ہوا۔ اور اس نے انجن تیار کر دیا۔ وائلین باجے کے موجد کو اس باجے کا رویا ہوا اور اس نے وہ باجا تیار کر دیا جو آج بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور استعمال کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پادری ٹامل ڈیوڈ نے خادم الدینوں اور ان کی خدمت کی ابتدائی باتوں پر لیکچر دیا اور ان کمزوریوں کا اظہار کیا جو اکثر ان میں پائی جاتی ہیں اور بتایا کہ وہ کمزوریاں دور نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ ان کے لب اس آسمانی آگ سے مس حاصل نہ کریں جس سے یسعیاہ کے لب مس ہوئے تھے۔ تب ہی وہ خدا کا پیغام دینے کے قابل ہو گیا تھا۔ امید ہے کہ ان درسوں اور وعظوں سے بہتوں کو فائدہ پہونچا ہوگا۔



---

**لاہور کے وکیل اور بیرسٹر حفاظتی فوج میں۔** } وزیر اعظم ہندوستان نے موجودہ جنگ میں زیادہ نمایاں خدمات انجام دینے کے لئے جو اپیل کی اس کے جواب میں لاہور کے ایک سرکردہ وکیل و بیرسٹر صاحبان یہ وہیں انتظامی اور عدالتی افسروں کے طریق پر حفاظتی فوج کے لئے تربیت پانے کے لئے آمادہ ہو چکے ہیں۔ ان میں بعض مشہور نام آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل۔ آنریبل میاں محمد شفیع۔ آنریبل میاں فضل حسین۔ ڈاکٹر گوکل چند۔ اور ڈاکٹر نند لال کے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کے سربرآوردہ وکیل صاحبان کی یہ خدمات اسی سپرٹ کے ساتھ منظور کرے گی جس میں وہ پیش کی گئی ہیں۔

---

۲۳ اپریل کی صبح کو امرتسر کے گورو باغ میں وہاں کے سادھوؤں کا ایک خوفناک فساد ہوا اور پولیس نے ان سادھوؤں کا چالان کوتوالی میں کر دیا۔ بود فتش انڈیا سے موتی نکلی برآمد کر لی گئی ہے۔



ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں۔

# یونائیٹڈ پریسبیٹرین سنڈ پنجاب میں بشارتی مہم کا ہفتہ

۲۵ فروری سے ۳ مارچ ۱۹۱۸ء

یو۔ پی سنڈ پنجاب کا چھبیسواں باقاعدہ اجلاس بمقام سیالکوٹ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۸ء لغایت ۱۰ مارچ ۱۹۱۸ء تک ہوا۔ علاوہ اُن امور کے جو سنڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک بشارتی مہم کی کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ جو ۷ مارچ کے شام کے اجلاس میں پیش کی گئی جو ممبران سنڈ و شرکاء کلیسیا و ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہیں۔ بلکہ بشارتی کام میں عام طور پر حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

سنڈ کی حدود کے اندر بشارتی مہم کی کمیٹی کی تجویز کے مطابق ۲۵ فروری سے ۳ مارچ ۱۹۱۸ء تک بشارتی مہم کا ہفتہ قرار دیا گیا جس میں بشارتی کام خاص جوش قوت اور موثر طور پر کیا گیا۔ سات علاقوں میں سے تین علاقوں اور ۱۸ کلیسیاؤں کے خادمان دین مناادوں۔ استادوں اور شرکاء نے حصہ لیا۔

۳۹۲ شہروں اور دیہات میں اس خاص ہفتہ میں منادی کی گئی۔ ۴۳۰۴۷ سے زیادہ لوگوں کو انجیل کا نجات بخش پیغام سنایا گیا۔ اس شمار میں علاقہ گورداسپور اول درجے پر اور راولپنڈی شہر و صدر دوسرے درجہ پر ہے۔ اس ہفتہ میں ۴۳۴ بائیبلیں۔ انجیلیں اور حصے فروخت کئے گئے جس میں سب سے زیادہ علاقہ گورداسپور نے اور اس سے کم راولپنڈی نے فروخت کیں۔ پوری بائیبلیں اور انجیل کے حصے بیچنے میں راولپنڈی اول درجے پر ہے۔ ۵۹۲ اشخاص نے بپتسمہ لیا۔ ۸۱۴ متلاشی فہرست میں داخل کئے گئے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کلیسیا میں بشارت کے لئے جوش اور غیرت میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ ہر ایک علاقہ اور کانگریگیشن جہاں درحقیقت بشارتی مہم میں کوشش کی گئی ہے۔ اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے بشارتی کام کے موقعوں کو بشوق اور خوشی کو تے طور سے دیکھا ہے۔ نیز کمیٹی سفارش کرتی ہے۔

(۱) کہ ہم ان برکات کے لئے جو خدا نے اس مہم کے متعلق ہمیں دی ہیں خاص شکر یہ ادا کریں۔

(۲) سنڈ متفق ہو کر آئندہ سال کے لئے پھر مہم کا انتظام کرے۔

(۳) ہم سفارش پر زور دیتے ہیں کہ ممبران سنڈ و شرکائے کلیسیا۔ علاوہ انجیل کے مطالعہ سے خاص تیاری حاصل کر کے ایمان۔ جوش علیری۔ اور اعتقاد کے ساتھ آئندہ سال بھی زور کے ساتھ بشارتی مہم میں شامل ہوں۔

(۴) اس بات کو نئے سرے سے محسوس کرتے ہوئے کہ تو زور سے نہ توانائی سے پر خدا کی روح سے ہر ایک منسٹری۔ پاسبان۔ کارندے۔ ایلڈر۔ اور ہر ایک ممبر سے درخواست کرتے ہیں کہ نئے سرے سے توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں تاکہ خدا کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں۔

الراقم۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ ولیمس کلرک یو۔ پی۔ سنڈ پنجاب

---

## پریسبیٹرین کلیسیائے ہندوستان کی جنرل اسمبلی کے وکلاء یونائیٹڈ پریسبیٹرین کلیسیائے شمالی امریکہ کی سنڈ پنجاب میں

جو بمقام سیالکوٹ مارچ ۱۹۱۸ء ۶-۲۶ تک منعقد ہوئی پریسبیٹرین کلیسیائے ہندوستان کی جنرل اسمبلی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں پادری ایل صاحب از انبالہ چھاؤنی اور پادری والٹر ہے۔ کلارک صاحب از لاہور کو ہماری پنجاب سنڈ کے لئے وکیل مقرر کیا تاکہ ہماری سنڈ میں حاضر ہو کر جنرل اسمبلی کی طرف سے سلام اور اتحاد کا پیغام پیش کریں۔ ممبران سنڈ کو ہر دو اصحاب کی تشریف آوری سے از حد خوشی ہوئی اور بڑے تپاک سے اُن کا خیر مقدم کیا۔ اُن کی حاضری اور میل جول سے کئی امور کی نسبت زیادہ واقفیت ہوئی۔ صاحبان موصوف نے بڑی غیرت اور محبت کے ساتھ جنرل اسمبلی کی خواہش اور پیغام کو پیش کیا۔ جب ممبران سنڈ نے بڑی دلچسپی اور غور سے سنا۔ بلکہ کئی ایک سوالات بھی بر سر اجلاس اتحاد کے متعلق پوچھے گئے۔ جن کا جواب بزرگ پادری ایل صاحب کی طرف سے دیا گیا۔ سنڈ کی طرف سے ہر دو بزرگوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ سنڈ کی طرف سے حسب ذیل پیغام تیار کیا گیا جو ممبران سنڈ چاہتے ہیں کہ آپ جنرل اسمبلی کی خدمت میں عرض کریں۔

بخدمت پادری پی سی ایل و پادری والٹر ہے۔ کلارک صاحبان۔

وکلائے جنرل اسمبلی پریسبیٹرین کلیسیائے ہندوستان

عزیز برادران

ہم ممبران یو۔ پی سنڈ پنجاب آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں اس امر سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ ہماری سنڈ میں رفیق اور زندہ وکلاء مٹینگ میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ کے پیغام کو سنکر جو کلیسیائی اتحاد کے بارے میں پیش کیا ہم خوشی اور شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم آپ کے کام اور ترقی کی بابت سنکر جو مختلف پہلوؤں سے نمایاں ہے نہایت خوش ہیں۔ جس سے اس امر میں تقویت حاصل ہوتی ہے جس سے مسیح کا مقصد ہندوستان میں پورا ہوتا ہے

ہم ملتمس ہیں کہ آپ اپنی جنرل اسمبلی کو ہماری سنڈ کی طرف سے سلام پہنچاویں اور ہمارے مبارکبادی کے پیغام کو جو آپ کے بخدمت ہونے کی وجہ سے دلی اشتیاق سے بھیجتے ہیں جنرل اسمبلی کے سامنے

سامنے پیش کریں کہ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ آپ اس جلال خدمت میں برکت پر برکت پاتے چلے جائیں۔ جب تک کہ اس جہان کی بادشاہتیں ہمارے خداوند مسیح کی نہ ہو جائیں۔

دربارہ اتحاد ہم آپ کے بیان کردہ فوائد کو محسوس کرتے ہیں۔ تاہم ہمارے سامنے کئی ایک مشکلات اور دقتیں ہیں جن کو آپ بھی بخوبی جان سکتے ہیں اور اس بات پر ہم لحاظ کر کے اس امر کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ اس بات کے متعلق فیصلہ کرنے سے پیشتر ہمیں غور و فکر کرنے کے لئے کافی وقت چاہیئے۔

علاوہ ازیں سنڈ کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو گہرے طور پر اس معاملہ پر غور کر کے اگلے باقاعدہ اجلاس میں رپورٹ دے۔ کمیٹی کے ممبر پادری اے۔ ای کیمبل اور ڈاکٹر ہالیسٹے۔ پادری جیون مل۔ پادری برکت مسیح۔ پادری وزیر چند اور ماسٹر فضل الٰہی دیگر ممبران ہیں۔

الراقم

ڈبلیو۔ ٹی۔ ڈیمیس کلرک۔ یو۔ پی سنڈ پنجاب راولپنڈی شہر

## پنجابی مسیحی اور جنگِ عظیم

اس جنگِ عظیم سے پیشتر ہم مسیحیوں کو اس بات کا فخر حاصل نہ تھا کہ ہم جنگی قوم کہلا سکیں۔ لیکن اس جنگ میں جبکہ لوگ ہر طرف سے اظہار وفاداری کرتے تھے اور ایسے زریں لفظوں کو جو کہ وقت بوقت اخباروں میں مختلف پارٹیوں کی طرف سے شائع ہوتے تھے۔ ان کو دیکھ دیکھ کر ایکبارگی مسیحیوں کو بھی جوش پیدا ہوا کہ ہم بھی عملی طور سے اس بات کو ثابت کر دکھائیں کہ باقی وفادار قوموں کی طرح ہم بھی اپنے شہنشاہ معظم کی نمک حلال اور وفادار رعایا ہیں۔ چنانچہ اس بات کا آگے بھی ایک دفعہ ذکر نورافشاں میں ہوا تھا کہ موضع مٹین آباد میں جبکہ ایک زمیندار مسیحی کنونشن ہو رہی تھی لوگوں نے پادری ایچ۔ اے۔ سی کلارک صاحب کے ذریعہ جناب بزرگ لارڈ بشپ آف لاہور کو درخواست کی کہ ہماری خاطر سرکار عالی میں اس بات کو منظور کرا دیں کہ اُن کو فوج میں بھرتی ہونے کا حق بخشا جاوے۔ اور سرکار عالی نے مسیحی جوانوں کا ملاحظہ فرمانے کے بعد دو ڈبل کمپنیوں کے بننے کا حکم صادر فرمایا۔ جو کہ چند ماہ میں تیار ہو گئیں اس طرح سے جلد جلد بھرتی ہونے کے باعث گورنمنٹ نے پوری رجمنٹ (پلٹن) کا حکم دے دیا اور اب چند ماہ ہوئے کہ یہ پلٹن تیار ہو گئی ہے۔

اے پنجاب کے جوان مسیحیو آفرین! آپ نے سچ مچ بڑی بہادری کا نمونہ دیا ہے۔ اور اس جنگِ عظیم کے ہر ایک خطرے کو ایک طرف رکھ کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ برٹش راج کے ہم وفادار و خیرخواہ اور نمک حلال رعایا ہیں۔ اور کسی طرح سے دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے اور اپنے شہنشاہ معظم کی اقبالمندی کو قائم رکھنے کے لئے آپ مرنے اور دشمن کے مارنے کو تیار ہو گئے ہیں مبارک ہو۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے آپ کے حق میں درموقعہ دربار ملتان مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ء یہ شاندار کلمے اپنے زبان مبارک سے فرمائے

"ولایت میں جس جماعت نے اچھا کام کیا ہے وہ وہاں کے ہندوستانی مسیحی ہیں۔ گذشتہ اگست میں فیروزپور میں ہمیں اُن کی پلٹن کا ملاحظہ کر کے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اُن میں سے پہلے بہرے۔ غریب۔ کمین اور زمینداروں کے ملازم تھے۔ لیکن انہوں نے جان لیا کہ خدمت ہی ہے جس سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ اب وہ بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جواں مرد ہیں اور جنگ کے وقت سپاہیانہ زندگی سے نہیں ڈرتے۔"

یہ ترجمہ ہے لیکن انگریزی زبان میں الفاظ یہ ہیں ہی شان دار ہیں۔

پنجاب کے مسیحی سپاہیوں کی ایک ڈبل کمپنی مسوپوٹامیہ کے میدان جنگ میں ہے اور ایک کمپنی ایسٹ افریقہ میں۔ پلٹن چھاؤنی کوئٹہ میں مقیم ہے۔

جو کہ میدانِ جنگ میں جوان ہیں اُن سے تسلی بخش خطوط آتے ہیں۔ پادری وارث الدین صاحب جو کہ اُن کے چیپلین ہیں۔ ذیل میں چند کو یوں تحریر کرتے ہیں۔ "آپ پڑھ کر خوش ہونگے کہ ہمارا ہر ایک سپاہی پڑھنے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔ اُن کو پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اور میں اُن کے لئے کتابیں مہیا کرتا ہوں۔ جب کبھی میں اُن کے پاس جاتا ہوں تو اُن کو پڑھتے دیکھتا ہوں۔ اور وہ کتابوں پر اپنا روپیہ خرچ کرتے ہیں جو کہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ میں شکرگزاری سے لکھتا ہوں کہ مجھے بڑا کام ہے اور جہاں میں جاتا ہوں وہاں پر ہر ایک سرکاری محکمہ میں مسیحیوں کو پاتا ہوں۔ یہ سب مسیحی اپنا کام بہت اچھی طرح سے کرتے ہیں اور وے سب بہت خوش اور تندرست ہیں۔"

ان کے علاوہ ہر ایک مسیحی جو کہ میدانِ جنگ میں اپنے بال بچوں اور والدین کی مدد کرتے ہیں ہر ماہ اُن کی طرف سے روپیہ آتا ہے۔ صرف مٹین آباد ہی میں مبلغ ایک سو پچاس روپیہ ماہوار ان جوانوں کی تنخواہ میں سے آتے ہیں۔ اتنا سب کر کے بھی پادری وارث الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہ لوگ فراخدلی سے خدا کے کام کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ انہوں نے چتر کے مشن مکان کے لئے غالباً دو صد روپیہ پادری صاحب کی معرفت بھیجا ہے۔ حوالدار عمانوئیل اسی صاحب جو کہ بندہ کا دوست ہے۔ یوں تحریر کرتے ہیں میں نے آپ کو تحریر کیا تھا کہ میں آئندہ ہفتہ کچھ نہ کچھ مشن فنڈ کے لئے ارسال کرونگا سو آپ لوگ ہم کو اس مبارک کام میں شامل کریں۔ اور ہم خوشی سے اس کام میں مدد دینے کو تیار ہیں خدا

سے دعا ہے کہ ہماری یہ تھوڑی سی مدد آپ لوگوں کی نظروں میں اور خداوند کے حضور قبول ہووے۔ میں نہ صرف اپنے گاؤں والوں سے چندہ لیتا ہوں۔ بلکہ چند ایک اور بھائیوں سے جو کہ ہمارے علاقے کے نہیں ہیں چندہ لیا ہے۔ اور انہوں نے خوشی سے دیا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے فوجی فرائض ادا کرنے کے بعد یہ جوان کلام اللہ اور اپنے ملک میں خداوند مسیح کی منادی کے فکرمند ہیں اور روپیوں سے مدد بھی کرتے ہیں۔ ٹیمین آباد کے جوانوں نے مبلغ [illegible] روپیہ مسیحی خدمت کیلئے ارسال کیا ہے۔ ان باتوں سے ہمارے دل میں بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے لیکن کیا یہ کافی ہے؟ میرا خیال ہے کہ اتنے جوان اور بھی ہیں جن سے کم از کم ایک اور پلٹن تیار ہو سکتی ہے۔ تو کیا اے جوان بہادرو آپ پیچھے رہیں گے اور اپنے ان بہادر بھائیوں کا نمونہ اختیار نہیں کرو گے۔ اب موقعہ ہے کہ ہم ثابت کر دکھائیں کہ ہم ہندوستان کی باقی قوموں سے ہرگز پیچھے نہیں ہیں۔ ہماری امید یقینی ہے کہ ہم ہرگز پیچھے نہیں ہٹینگے۔ اس لئے بڑے ادب سے التماس سرکار عالی سے کرتے ہیں کہ ایک اور رجمنٹ منظور فرمائی جاوے۔

اب التماس ہے کہ ہم ان جوانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ یاد رکھیں کہ ان کے آگے بہت سی آزمائشیں ہیں۔ دعا کریں کہ خدا ان کو ان آزمائشوں سے بچاوے۔ ٹیمین آباد کی کلیسیا کا یہ دستور ہے کہ جو جوان اس علاقے سے بھرتی ہوتے ہیں۔ ان کے نام وعہدہ کی فہرست گرجے کی دیوار پر لٹکی رہتی ہے۔ اور ہر اتوار صبح کی نماز کے وقت ان کے نام سنائے جاتے ہیں۔ اور پھر ان کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اس طرح وے ہمیشہ دعا میں یاد کئے جاتے ہیں۔

بادشاہ سلامت ہو۔
یا اللہ بادشاہ کو
رکھ باخیر
کر اسے فتح مند
خوشحال اور سربلند
راج اس کا اقبال مند
بادشاہ کی خیر۔ آمین۔

الراقم۔ خاکسار جوزف مارشل بی۔ ایم۔ ایس۔
از ٹیمین آباد چک ۲۶۲ ع ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

---

## جلسہ تقسیم انعامات
## مشن مڈل سکول سنگھوئی

یہ جلسہ ۱۷ اپریل کو بڑے کروفر سے سکول ہال میں ہوا جس میں اس علاقہ کے علاقہ دار اور ذیلدار اور نمبردار اور خاص سنگھوئی شہر کے ساہوکار اور مولوی اور راجگان بلائے گئے۔ جلسہ کے میر مجلس خاص سنگھوئی کے خان بہادر راجہ محمد خان صاحب مقرر ہوئے تھے مگر اتفاقیہ ایک خون کی واردات ہو جانے کے سبب سے ان کو بطور اسیسر جہلم جانا پڑا۔ اس واسطے وہ حاضر نہ ہو سکے سو جلسہ ہذا کے میر مجلس ہمارے بزرگ منیجر پادری ڈی۔ ای آئر صاحب ہی مقرر ہوئے۔ میر مجلس کی دعا سے کارروائی شروع ہوئی۔ مندرجہ ذیل نظم چند راقم سطور نے گا کر سنائی۔

کیا ہی خوشی کے دن ہیں یہ آئے بہار کے
تحفے ہمارے یار ہیں لائے بہار کے۔
احباب نظر آتے ہیں مسرور خوشی سے
مالک نے ہمیں دن یہ دکھائے بہار کے
باد بہاری چل کے ذرا تو بھی دیکھ لے
آئے نظر ہیں سارے سامان اب بہار کے
خوش ہو کے عندلیب بھی گاتی ہے آج یہ
دیکھو کھلے ہوئے ہیں غنچے اب بہار کے
گل لالہ پہ قربان ہے اور جان نثار ہے
پھولوں پہ بیٹھ گاتی ہے نغمے بہار کے
یا رب دعا یہ تجھ سے یگانگت بڑھے
تب تو مزے پھر خوب ہی آئیں بہار کے
عنایت پہ گر عنایت ہو میرے احباب کی
پھر تو مزے بس خوب ہی آئیں بہار کے

بعد میں کئی ایک طلباء نے اردو نظم اور انگریزی نظم پڑھ کر سنائی۔ اور ہمارے سکول کے سب سے پرانے فارسی مدرس منشی پربھدیال صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے علم کی خوبی اور ضرورت کو حاضرین کے سامنے عمدہ طور پر بیان کیا اور بتلایا کہ ہمارے خان بہادر راجہ محمد خان صاحب نے علم اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیر خواہی کی بدولت یہ تمام عزت و شہرت حاصل کی ہے اس کے بعد پھر کئی ایک طلبا نے نظم اور لطیفے وغیرہ حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنائے۔ جس سے ہمارے تمام مہمان نہایت ہی خوش ہوئے۔ بعد میں ہمارے بزرگ قاضی محمد عطا صاحب نے ایک پرجوش تقریر کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ عیسائی ہمارے خیر خواہ اور حقیقی دوست ہیں۔ بعد میں راقم سطور نے ایک تقریر کی جس میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت سے اس جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا اور حاضرین کو مشنریوں کے ان ہمدردانہ کام کی نسبت جو کہ انہوں نے عام کی خاطر ہمارے ملک پنجاب میں کئے اور کر رہے ہیں آگاہ کیا۔ اور چند ایک زندہ مثالیں دے کر اظہار کیا کہ کس طرح سے دیگر اضلاع میں ہمارے ہندو اور مسلمان صاحبان نے مشنوں کے کام میں عمدہ دلچسپی ظاہر کی اور بعض اوقات اپنے روپیہ پیسے سے بھی دریغ نہ کیا اس کے بعد ہمارے بزرگ منیجر صاحب پادری ڈی

اسی اکثر نے ایک عمدہ تقریر کی۔ اور بعد ازاں اُن طلبا کو جنہوں نے بائیبل کا سالانہ امتحان عمدہ طور سے پاس کیا تھا۔ انعام بانٹا گیا۔ حاضرین میں سے چند ایک اصحاب نے طلبا کو نقدی انعام اپنی جیب خاص سے دیا۔ سب طلبا کو مٹھائی بانٹی گئی۔ اور حاضرین جلسہ کو چاء اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

آخر میں میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے معزز ناظرین نور افشاں کو اپنے سکول کی بابت کچھ بتلا دوں۔ یہ سکول عرصہ دراز سے اِس علاقہ میں پبلک کی خدمت کر رہا ہے۔ عرصہ قریباً ۱۵ سال کا گزرا کہ اس علاقہ کے چند اصحاب سے ایک شخص نے خداوند مسیح کو قبول کیا جس سے ہمارے چند مہربان سکھ ناراض ہو گئے۔ اور اُنہوں نے سنگھ سبھا میں ایک مڈل سکول کھول دیا۔ جو کہ خالصہ اے وی مڈل سکول کے نام سے نامزد ہے۔ لیکن تو بھی ہمارا سکول جو کہ آج تک آپ عرصہ بہت سے باشندوں کی خدمت کر رہا ہے ہم خداوند کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے اس سکول کے واسطے ایک لائق ہیڈ ماسٹر مسٹر بے رلسٹن جیسا بھیج دیئے ہیں۔ جو کہ سات برس پہلے بھی اس سکول کی ہیڈ ماسٹری کر چکے ہیں۔ جن کو پبلک اور خاص کر کے اس علاقہ کے لوگ بہت چاہتے ہیں۔ ہم اپنے نئے مینیجر صاحب پادری ڈی اے آسٹر صاحب کے واسطے بھی خداوند کے شکر گزار ہیں۔ جو کہ ہر دلعزیز منتظم ہی ہیں۔ ہمیں خداوند سے پوری توقع اور اُمید ہے کہ ان دونوں صاحبان کی موجودگی اور کوشش سے سکول میں ازسر نو تازگی ہوگی۔ اب ناظرین نور افشاں سے التجا ہے وہ اس سکول کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو خاص کر اس کی اشاعت پھیلانے کی غرض سے قائم ہوا گیا ہے۔

راقم بے عنایت اللہ ہیڈ ماسٹر
مشن اپر پرائمری سکول طور۔ ضلع جہلم۔

# صبح کی بندگی

(گذشتہ سے پیوستہ)

جاگتے ہی جسم بول اٹھتا ہے کہ ابھی بہت سویرا ہے اور ٹھنڈ کا وقت ہے۔ تھوڑا سا اور آرام کرو۔ پھر اُٹھو۔ اور نیند غالب آتی ہے۔ اور کام کا وقت آیا۔ روح بے چاری بھوکی پیاسی دن بھر کی آزمائشوں اور امتحانوں کو برداشت کرنے کو باہر دھکیل جاتی ہے۔ کمتر پینے کی بھی فرصت نہیں کیا تعجب کہ دشمن سخت چوٹ لگاوے اور روح کو شرمندگی کے ساتھ اقرار کرنا پڑے کہ آج میں ہار گیا غالب زندگی سستی اور آرام طلبی سے حاصل نہ ہوگی میں اپنے تن کو مارتا کوٹتا اور اُسے قابو میں رکھتا ہوں۔ اور صبح کو یہ لڑائی شروع ہوتی ہے اور اپنی کشتی نیند سے کھاتی ہے "جاگو اور دعا مانگو"

شیطان بھی سخت مقابلہ کرے گا۔ وہ دعا کا جانی دشمن ہے طرح طرح کے خیالات دل میں ڈالتا ہے قسم قسم کی رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ بے فائدہ باتوں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ آسانی سے صبح کی بندگی کی فرصت نہ ملے گی لیکن تمہاری جان کی بہبودی اسی پر منحصر ہے۔

جنرل گارڈن صاحب بہادر کا یہ دستور تھا کہ اپنے ڈیرے کے باہر ایک سفید رومال زمین پر ڈال دیتا اور جب تک خدا سے دعا نہ کر چکتا مجال نہیں کہ کوئی تنبو میں آتا یا باہر سے اُسے بلاتا۔ جب بندگی کر چکتا تو رومال اُٹھاتا اور دروازہ کھول دیتا تھا۔

بھائیو آپ ضرور صبح کے وقت پہلے اپنے خدا کے حضور حاضر ہوا کرو نہ فقط خود جاؤ بلکہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی لے جاؤ۔ سارا خاندان ملکر آسمانی باپ کی تعریف کرے تو گھر میں اور دل میں بن ہر آس کی خوشی کی آواز گونجتی رہیگی۔

کلام کے پڑھنے میں مدد کا بھی مفید پڑتا ہے۔ سنڈے سکول کا اُستاد آئی۔ بی آر۔ اے کی ہدایت سے عمدہ نصیحت حاصل کرے۔ بائیبل اور کتاب استعمال کرو۔ خزانہ بھرا پڑا ہے۔ خانے بہت ہیں۔ بعض پر قفل لگا ہوا ہے۔ جس کی چابی عالموں کے ہاتھوں میں ہے۔ چابی منگواؤ۔ اور کھول کے لے لو۔

اوّل خدا کا قدوس روح معلم ہو کر ساری سچائی کی تعلیم دے گا جس کے پاس بائیبل ہو اور اُسے پڑھنے کی لیاقت ہو اور پاک روح ہادی ہو تو وہ کبھی بھوکا نہ رہیگا۔ مسیح زندگی کی روٹی۔ مسیح آب حیات کا چشمہ۔ مسیح حقیقی انگور کا درخت اسی میں ملتا ہے۔ "جس کے پاس میرے حکم ہیں۔ اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے۔ میرا باپ اس سے محبت رکھیگا۔ اور ہم اس کے پاس آئیں گے۔ اور اس کے ساتھ سکونت کرینگے۔"

صبح کو دروازہ کھول دو۔

(مس ای گرین فیلڈ۔ از لاہور)

# جالندھر شہر میں بزرگ پادری

## ٹامل ڈیوڈ کا دورہ

گذشتہ سے پیوستہ

۱۷ اپریل ۱۹۱۸ء کو شام کے ۸ بجے سے ۹½ بجے تک پادری جونس کی کوٹھی پر لیکچر دیا۔ مضامین میں منادی کے نشان کہاں ہیں؟ پادری صاحب کی سکونت اور رہائش کی بابت اور موجودہ کام کا ذرا سا اظہار ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے اور اُسکو ناظرین اگر جملہ معترضہ سمجھ لیں تو اچھا ہوگا۔ پادری صاحب ستا ہے کہ بنگلور چھاؤنی میں رہتے ہیں اور سی۔ ایم۔ ایس مشن میں کام کرتے ہیں۔ اور انکی طرف کے رہنے والے



ہیں۔ آپ نے بہت سا عرصہ سیر و سیاحت دنیا میں صرف کیا ہے۔ آپ کی انگریزی زبان میں جو سلاست اور روانی ہے۔ اُس میں کسی کو کلام نہیں۔ پچاس ساٹھ برس کی عمر میں خندہ پیشانی اور چستی چالاکی اور طراری حرکات و سکنات سے اظہارِ خیالات کا جیتا جاگتا اور بولتا اتنا نمونہ شاذونادر ہی مناودوں میں دیکھا جاتا ہے۔ آپ انگریزی میں لیکچر دیتے ہیں۔ مگر سادگی اور صفائی ایسی کہ بچہ سمجھ لے اگر انگریزی نہیں سمجھ سکتا تو حرکات سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ بڑی پرجوش سرح سے معمولی تقریر بیکسی نظارے کو مثیں نظر کرتی ہے اور پطرس جیسے نبی کے وعظ کی یاد دلاتی ہے۔ خیر یہ کوئی احقر نے خوشامدانہ بیہ ناظرین نہیں کئے۔ بلکہ سچ عرض خدمت ہے۔ اب دیکھئے کہ وہ نشانات جو کہ مناودوں میں ہونے چاہیئے وہ کیا ہیں۔

(۱) خود نجات یافتہ ہوں۔ جبتک ہم خود نجات یافتہ نہ ہوں ہم کبھی دوسروں کو سکھا نہیں سکتے۔

(۲) دُنیا سے علیحدہ کئے ہوں۔ ہمارا یارانہ دوستی بازاری لوگوں کے ساتھ نہ ہو۔ کیونکہ جس میں ہماری صحبت ہوگی ویسے ہی ہم ہونگے۔ بلکہ ہم دنیا میں ہیں لیکن دنیا کے ہمشکل نہ ہوں۔

(۳) مقدس کئے ہوں۔ جبتک خود پاک نہ ہوں تو کیا حق ہمارا ہے کہ بغل میں بائیبل مارے گاؤں گاؤں منادی کرتے پھریں۔

(۴) روح سے بھرپور ہوں۔ اگر قوت یافتہ زندگی نہیں تو کیا فائدہ۔ جب تک پطرس میں طاقت نہ ہوگی وہ وعظ نہ کر سکا۔

(م ریروانہ)

# مسوپوٹامیہ

گزشتہ سے پیوستہ

## (۴) اماکن مقدسہ

مسوپوٹامیہ نہ صرف عمدہ تواریخی مناظرہ کا مالک ہے بلکہ اس کو مذہبی مقامات مقدسہ کی وجہ سے بھی سب دنیا پر شرف اور فخر حاصل ہے۔ صفحۂ زمین کے تیس کروڑ اہل اسلام اور کثیر التعداد مسیحی اور یہودی مذہب کے پیرووں کے مقدس ترین مقامات اسی ملک میں واقعہ ہیں۔ سلطان روم پایۂ تمام مسلمانوں کے خلیفہ اور مجتہد کربلا اہل تشیعہ کے سردار ہیں مسیحی مذہب کی ابتدا بھی اسی جگہ سے ہوئی۔ یہاں پر مندرجہ ذیل مناظرِ مقدسہ کا احوال فرداً معلوم ہوتا ہے۔

(۱) کاظمین میں مسلمانوں کی ایک مشہور عالیشان مسجد ہے جہاں دو سنہری گنبد دو نامور اسلامی اماموں کے مقبروں کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔

(۲) اس سے دوسرے درجہ پر لیکن ہزارہا عالیشان عمارات سے بڑھکر سامرا کی مسجد ہے۔ یہ دونوں مساجد شیعہ فرقہ کی ہیں۔

(۳) کاظمین سے ایک میل دور دریائے دجلہ کے کنارے معظم میں حنفی مسجد ہے۔

(۴) البغداد میں شہرۂ آفاق مفسر قرآن شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی جس کو پنجاب میں ہر مسلمان غوث الاعظم کے نام سے یاد کرتا ہے۔ کا روضہ ہے آپ نے اکثر قوالوں اور معمولی راگیوں تک کو گاتے ہوئے سُنا ہوگا ع

یا جناب غوث الاعظم میں تیرے بلہاریاں

اس روضہ کی زیارت کو دنیا کے ہر ایک حصہ کے حنفی مسلمان ہر سال ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔

(۵) تیسیفان کی محراب سے چند قدم کے فاصلہ پر حضرت محمد صاحب کے حجام سلمان پاک کی خانقاہ ہے۔

(۵) شیعہ لوگ کربلا کو مقدس ترین مقام مانتے ہیں یہاں حضرت حسین بن علی کا مزار ہے۔ علی خلیفۂ چہارم کی وفات پر جانشینی کا بڑا جھگڑا اٹھا۔ مانہ نتیجہ یہ ہوا کہ حسین قتل ہوئے۔ جس کے طرفدار شیعہ کہلائے اور طرف ثانی کے فریق کا نام حنفی یا سنی قرار پایا۔ اسی واقعہ کی یادگار میں لکھنؤ اور لاہور کے شیعہ مسلمان ہر سال عشرۂ محرم مناتے اور تعزیہ نکالتے ہیں۔ مشہد کربلا کی زیارت کے لئے ہر سال دس ہزار مسلمان ہند فارس اور دیگر اسلامی ممالک سے آتے اور بعض لوگ اپنے مردے اس مقدس زمین میں دفن کرنے کے لئے ساتھ لاتے ہیں۔ شیعہ مذہب کا پیشوا مجتہد کربلا یہیں مقیم ہے۔

(۶) علی خلیفۂ چہارم کا مقبرہ نجف میں جو عام طور پر مشہد علی مشہور ہے۔ اس کو بھی نصف مسلم آبادی پاک مقام مانتی ہے۔

(۷) لیکن سب سے بڑھکر مقدس مقام جو اہل اسلام اہل یہود اور مسیحیوں کے لئے یکساں طور پر متبرک مانا جاتا ہے۔ یروشلم یا بیت المقدس ہے چونکہ اس اقدس ترین شہر کا بیان ذرا طویل ہے۔ لہذا ہم اس کا ذکر آخر میں الگ فصل میں بیان کرینگے۔

(۸) مسوپوٹامیہ میں ۸۰ ہزار عربی زبان بولنے والے یہودی آباد ہیں۔ جو یہود شمع سردار کاہن کے مزار واقعہ نزد بغداد و حزقی ایل نبی کی قبر بر لب دریائے فرات اور عزرا کاتب کے روضہ کو بھی تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۹) بیت اللحم وہ خوش قسمت شہر جس میں خدا ابن خدا ہر خلقت کی شفاعت کے لئے ظاہر ہوا اسی ملک میں واقعہ ہے۔

## (۵) مسوپوٹامیہ کا قدیم علم و ادب

یہ مختلف شعبہائے زندگی اور علوم و فنون کی اختراعات و ایجادات کی سرزمین کہی جاتی ہے۔ کیونکہ

(۱) سب سے قدیم زمانہ میں جہاں تک علم تاریخ ہماری رہبری کرتا ہے خلیج فارس ہی میں علم جہازرانی شروع ہوا۔

(۲) بمقام بحرین جو خلیج فارس کے مغربی ساحل پر واقع ہے بیشمار کسنڈرات کے کھودنے سے معلوم ہوا ہے کہ حروف ابجد انسان دریافت ابتدا میں خلیج کے متصل علاقہ میں ایجاد ہوکر بعد میں شام، عرب اور متصل صوبوں میں پھیل گئے۔ یا جائیں کیا شکل اور رد و بدل میں سے منتقل ہوتے ہوئے آج وہی حروف ابجد سلسلہ انسان دریافت موجودہ صورت میں ہمارے پاس ہیں۔

(۳) عبرانی قوم کی ابتدا یہیں سے ہوئی۔ جبکہ ابراہیم کسدیوں کے اُور سے جو آج اڈیسہ کے نام سے مشہور ہے۔ آکر کنعان میں آباد ہو گیا۔

(۴) آپ اور پڑھ چکے ہیں کہ جبار نمرود کا نام پڑھ آئے ہیں۔ اس نے بابل میں سلطنت کی۔ لیکن فن شکار کا موجد یا ماہر اوّل ہونے کی وجہ سے اس ملک کو ابتدا شکار کا فخر حاصل ہے۔ (پیدائش ۱۰ باب ۹ آیت)

(۵) سیدان سنعار میں زبانوں کی گڑبڑی اور اختلاف ظہور میں آیا جس سے کہ خدا نے قدیم زمانہ کے لوگوں کو بابل کا برج بنانے سے باز رکھا۔ (پیدائش ۱۱ باب)

(۶) قدیم زمانہ میں بابل میں علم نجوم کی بڑی بھاری درسگاہ تھی بابل ہی کے منجموں نے دن کو بارہ حصص پر منقسم کیا۔ جو کہ آج ہماری گھڑی کے ڈائل پر بارہ گھنٹوں سے تعبیر ہوتے ہیں لہٰذا اس ابتدا کے لئے بھی ہمیں مسوپتامیہ کا ممنون ہونا چاہیئے۔ (رخان)

## ضرورت

سی۔ ایم۔ ایس ورنیکیولر مڈل سکول جنڈ شہر کیلئے ایک ایسے مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو اردو مڈل اور نارمل پاس ہو یا انگریزی میٹرک ہو اور اردو میں خاص لیاقت رکھتا ہو تنخواہ حسب لیاقت معقول دیجائیگی۔ اپنی درخواست معہ نقول اسناد ذیل کے پتے پر بھیج دیجائے۔ المشتہر ناتھن پادری جان۔ ایس بی بنرجی بی۔ ایم۔ ایس جنڈ شہر۔

## کرسچن لوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

### تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحب کی زیرنگرانی کردی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک ابتدائی فی طالبعلم للعہ فیس جماعت ابتدائی فی طالبعلم ۲ سکالری شرح مشتق قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ابتدائی کے طالبعلم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشنا سرکنڈوں کی مرمت وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ سرکنڈوں فی عہ سے عہ تک جن کشنا عہ سے ۱۰ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

---

## بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ سال سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہموار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشوضع حوض عبادت کے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلے تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ ضلع گورداسپور۔

## باغ دل

ایڈیٹر مسنر گیلب

چندہ سالانہ ۲ روپیہ یا زیادہ کا پیاں ایک پتے پر بھیجی جاویں تو ۱۲ فی کاپی ہو۔ المشتہر:۔ ای ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

## کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم و ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹرکٹ سوسائٹی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انڈیا اور سوسائٹی کیطرف سے شایع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

## مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں ترجمہ ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تعداد خریداران ۲ سے لیکر ۸ تک۔ نمونہ اعلیٰ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جمنا پار سے طلب کر سکتے ہیں۔

## دستور العمل نورافشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک | ۲/ |
| ہندوستان و پنجاب سے معہ " | ے |
| غیر ممالک سے " " | ے ۱۳/ |

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی۔

## شرح اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | سہ ماہی | ششماہی | سالتمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | ۸/ | ے | لعہ |
| چوتھائی کالم | ے | لعہ | عہ |
| نصف کالم | لعہ | عہ | صہ |
| پورا کالم | عہ | صہ | ﷲ |
| پورا صفحہ | صہ | صعہ | ماصہ |

باہر ایک دفعہ کے فی سطر ۱۰ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

منوٹ: وہ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائکی براد رنے چھپا۔